نیک اعمال باقی رہنے والے ہیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، حَثَّنَا عَلَى عَمَلِ الصَّالِحَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، خَيْرُ مَنْ ذَكَرَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَقَرَّبَ إِلَيْهِ بِالطَّاعَاتِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى وَذِكْرِهِ، قَالَ تَعَالَى: **(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)**[1].

برادرانِ ملت اسلامیہ! اللہ رب ذوالجلال والاکرام اس کائنات کا خالق ومالک ہے، اُسی نے انسانوں کو پیدا کیا اور بیش بہا نعمتوں سے نوازا، اوردنیوی زندگی کو

(١)البقرة: ٢٨١.

مال ُودولت، اہل ُوعیال اور اولاد سے زینت بخشا، لیکن یہ دنیوی زندگی فانی ہے، اور یہ نعمتیں زوال پذیر ہیں، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے جو کبھی نہ ختم ہونے والی ہے، اور اُس زندگی کا سرمایہ اور پونجی اعمالِ صالحہ ہیں، اِسی حقیقت کو اللہ تعالی نے قرآنِ پاک میں اس طرح بیان کیا ہے: ﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾[١].

مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہیں اور باقی رہ جانے والے اعمالِ صالحہ آپ کے پروردگار کے یہاں ثواب کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر ہے اور امید کے اعتبار سے بھی کہیں بہتر ہے۔یعنی اعمالِ صالحہ کا نتیجہ دوامی اور غیر فانی ہے، وہ اللہ کے نزدیک اس دنیوی مال ُو اولاد سے ہزاروں درجہ بہتر ہے، اور سب سے بڑی تمنا کے قابل چیز ہے، دنیوی چیزوں کی امید و تمنا فانی کی تمنا ہے، اور اعمالِ صالحہ کے ثواب کی تمنا باقی کی تمنا ہے، اور باقی فانی سے بدرجہا افضل ہے۔ قرآنِ پاک نے اعمالِ صالحہ کی تعبیر باقیاتِ صالحات سے کی ہے۔اور باقیاتِ صالحات میں ہر وہ عمل داخل ہے جو طاعتِ الٰہی کی طرف لے جانے والا ہو، تقرب الٰہی کا ذریعہ ہو[٢]،

---

(١) الكهف : ٤٦.
(٢) تفسير الطبري : (١٥/٢٨٠).

جس سے اللہ تعالی کی رضاوخوشنودی حاصل ہوتی ہو، اور جو نیکی عمل کرنے والوں کے لئے بہترین زادِ راہ اور آخرت کا توشہ بنے. باقیاتِ صالحات کی تفسیر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والی نیکیوں) میں: ذکرِ الٰہی، نماز، روزہ، حج، صدقہ، صلہ رحمی اور تمام اعمالِ حسنہ داخل ہیں، اور ان اعمال کا بدلہ جنت میں ملتا رہے گا[۱]. قرآنِ پاک میں اللہ رب العالمین نے باقیاتِ صالحات (نیک اعمال جو ہمیشہ رہنے والے ہیں) کو باقیات اس لئے فرمایا کہ اس کا اجر وثواب حیاتِ ابدی حاصل کرلیتا ہے، اور صالحات اس لئے فرمایا کہ اس کا اجرُو ثواب غیر منقطع ہے، ہمیشہ ہمیشہ صاحبِ عمل کو اس کا فائدہ پہونچتا رہے گا[۲]، اللہ تعالی کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا﴾[۳]. اور جو نیک کام باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے پروردگار کے نزدیک ثواب میں بھی بہتر ہیں اور انجام میں بھی بہتر۔ یعنی قیامت کے دن نیکیاں کرنے والوں پر بہتر ثواب لوٹایا جائے گا، اور ان کو جو جزا

---

(۱) تفسير ابن كثير : (١٦٤/٥). تفسير الطبري : (٢٨٠/١٥).
(۲) المنتقى شرح الموطأ : (٣٥٥/١).
(۳) مريم : ٧٦.

وبدلہ ملے گا وہ ابدی و سرمدی ہوگا[1].

باقیاتِ صالحات میں ذکرِ الٰہی بھی شامل ہے:

برادرانِ اسلامی اور معزز حاضرین! ذکرِ الٰہی (اللہ کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل) اُن اعمال میں سے ہے جس کا شمار باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والی نیکیوں) میں ہوتا ہے، ذکر قربتِ الٰہی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، اور ذکر پر اللہ تعالی بہت زیادہ اجر وثواب مرحمت فرماتے ہیں، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ هِيَ التَّكْبِيرُ، وَالتَّهْلِيلُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»[2]. یعنی "باقیاتِ صالحات" سے مراد تکبیر (اَللّٰہُ أَکبَرُ) تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) تسبیح (سُبحَانَ اللّٰہِ) تحمید (اَلحَمدُ لِلّٰہِ) اور لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کلمات کو اپنے ذکر کے لئے خاص فرمایا ہے، اور ان کلمات کا وِرد کرنے والوں کو کئی گنا اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، ایک حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ

---

(١) تفسير القرطبي: (١١/١٤٥).
(٢) أحمد: ١١٧١٣.

أَرْبَعًا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً، وَمَنْ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ بِهَا ثَلَاثُونَ حَسَنَةً، أَوْ حُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً»[1]. اللہ عزوجل نے چار قسم کے جملے منتخب فرمائے ہیں، سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، و لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، جو شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اس کا بھی یہی ثواب ہے، اور جو شخص اپنی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان پاکیزہ کلمات کا ذکر گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا

---

(١) أحمد: ٨٠١٢.

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ، وَلَوْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ»[1]. روئے زمین پر جو آدمی بھی: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، کہتا ہے، یہ جملے اس کے سارے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ اسی طرح ان اذکار کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ ان کلمات کو پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا اور عذابِ جہنم سے نجات پائے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «خُذُوا جُنَّتَكُمْ –أَيْ وِقَايَتَكُمْ– مِنَ النَّارِ، قُولُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَقْدَمَاتٍ وَمُسْتَأْخَرَاتٍ وَمُنْجِيَاتٍ، وَهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ»[2]. دیکھو اپنی حفاظت کا اِنتِظام کرلو، یعنی جہنَّم کی آگ سے حفاظت کا اِنتظام کرلو، کہو: سُبْحَانَ اللّٰہِ

---

(۱) أحمد: ٦٤٧٩

(۲) شعب الإيمان: ٥٩٨، والمعجم الصغير: ٤٠٧، والأوسط للطبراني: ٣١٧٩، والسنن الكبرى للنسائي: ١٠٦١٧.

(اللہ پاک ہے)، اَلحَمدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اَللہُ اَکبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) اور لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (طاقت و قوت کا مالک صرف اللہ ہے)، کہ یہ قِیامت کے دن آگے بڑھنے والے کلمے ہیں (کہ سِفارش کریں، یا آگے بڑھانے والے ہیں کہ پڑھنے والے کو جنت کی طرف بڑھاتے ہیں)، اور پیچھے رہنے والے ہیں (کہ حفاظت کریں)، نجات دلانے والے ہیں، اور یہی باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں۔ یعنی ان اذکار کی کثرت سے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، چونکہ یہ کلمات باقیاتِ صالحات (باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں جو قیامت کے دن ذکر کرنے والوں کے آگے سے اور پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے حاضر ہوں گے اور ان کی جہنم سے حفاظت کریں گے[(۱)].

ان پاکیزہ کلمات کی تاثیر یہ ہے کہ جو ان کا وِرد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں نیکیوں کا ثمر دار درخت لگاتے ہیں، ان درختوں سے ذاکرین بندے جنت میں لطف اندوز ہوں گے، ان کے پھلوں کو استعمال کریں گے اور اس کے سایہ میں عیش

---

(۱) التنویر شرح الجامع الصغیر: (٥/٤٦٩).

وتنعم کی زندگی گذاریں گے، نبی آخر الزماں ﷺ کا پاک ارشاد ہے: « قُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، يُغْرَسْ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ»[1] کہو سُبحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اَلحَمدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اَللّٰہُ اَکبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے)، (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لئے ایک درخت لگے گا۔

عزیزانِ محترم! پیارے حبیب ﷺ نے اپنی امت کو ترغیب دی ہے کہ مختلف اوقات میں ان کلمات کے ورد کرنے کا اہتمام کرے، چنانچہ بندۂ مومن کے لئے فرض نماز کے بعد ان کلمات کا پڑھنا مسنون ومستحب ہے، اور اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. خَلْفَ الصَّلَاةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ

---

(١) ابنماجه: ٣٨٠٧.

زَبَدِ الْبَحْرِ»[1]. جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ أَکبرُ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لیا کرے اور آخر میں یہ کہہ لیا کرے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر۔ تو اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ اسی طرح رات کو سونے سے قبل ان تسبیحات کا ورد مستحب و مسنون ہے، آپ ﷺ نے اس کی تعلیم اپنی صاحبزادی گرامی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دی، حدیث میں آیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ان کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: « أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ»[2]. (ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم کی درخواست لے کر آئیں)، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں ؟ سونے کے لئے جب بستر پر جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ،

---

(۱) مسلم : ۵۹۷ ، وأحمد : ۱۰۵۳۸ واللفظ له.
(۲) متفق عليه ، واللفظ لمسلم : ۲۷۲۸.

اور ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکبرُ کہہ لیا کرو۔ یعنی ان تسبیحات کا نفع خادم سے بڑھ کر ہے، کیونکہ خادم کا فائدہ صرف دنیا میں ہے جو فانی ہے اور ان کلمات کا اجر وثواب قیامت میں باقی رہنے والا ہے[1]. ہمیں اس دنیا کی فانی زندگی میں ہر لمحہ کثرت سے یادِ الٰہی، اللہ کی حمد وثنا، تسبیح ودعا، ذکر واذکار کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، قیامت کے دن میزانِ عمل میں وزنی ہوں گے ،اور رحمن کے نزدیک بہت پیارے ہیں، اور حصولِ جنت کا آسان ذریعہ ہے۔ مولائے کریم! بروزِ قیامت ہمارے میزانِ عمل کو باقیاتِ صالحات کے اجرُ وثواب سے وزنی بنا، جنت الفردوس میں ہمارے درجات کو بلند فرما، ہمیں اپنی اطاعت وبندگی کی توفیق عطا فرما۔

وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١)عمدة القاري : ١٥/٣٦.
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،سُبْحَانَهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضراتِ سامعین کرام: اللہ تعالی کا بڑا احسانُ و کرم ہے کہ اس نے ہمیں نیکیوں کے بہت سے مواقع عطا کیے ہیں۔ انہی میں عشرۂ ذی الحجہ کے مبارک ایام ہیں، جو عنقریب سایہ فگن ہونے والے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی تقدس عطا فرمایا ہے، اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان مبارک دنوں کی قسم کھائی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْفَجْرِ * وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾(١). قسم ہے فجر کے وقت کی۔ اور دس (بابرکت) راتوں کی۔ دوسری جگہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ: ﴿وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ﴾(٢). ایامِ معلومات میں اللہ کا نام لو۔ لہذا ان مقدس

---

(١)الفجر : ١ - ٢.

(٢)الحج: ٢٨.

وبابرکت ایام میں ہمیں عبادت وریاضت، ذکرِ الٰہی، اللہ کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکرو اذکار، دعاومناجات، اور باقیاتِ صالحات کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، اور جہاں تک ممکن ہو سکے چھوٹی بڑی نیکیوں میں سبقت سے کام لینا چاہیے، کیونکہ یہ بہت ہی بابرکت ایام ہیں، اللہ تعالی کے نزدیک قابلِ قدر اور پسندیدہ ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالتَّحْمِيدِ»(۱).

عشرۂ ذی الحجہ سے بڑھ کر کوئی دن اللہ تعالی کے نزدیک معظم نہیں اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور دن میں اعمال اتنے زیادہ پسندیدہ ہیں، اس لئے ان دونوں میں تہلیل وتکبیر اور تحمید کی کثرت کیا کرو۔ اور یہ کلمات بھی افضل ترین اور اللہ تعالی کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ ہیں، نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: «أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ»(۲). اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

---

(١) أحمد : ٦١٥٤.

(٢) مسلم: ٢١٣٧

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اَللہُ اَکبرُ (اللہ بہت بڑا ہے)۔

اخیر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مخلصانہ دعا ہے کہ یارب ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق عطا فرما۔ اخلاقِ حسنہ سے متصف فرما، اور اپنے فضل وکرم سے ہمیں دنیا وآخرت میں سرخروئی عطا فرما۔ آمین۔

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، فَإِنَّكَ سُبْحَانَكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ الْمُبِينُ: (**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا** »(٢). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفة بن زايد لِكُلِّ**

---

(١) الأحزاب: ٥٦ .

(٢) مسلم: ٣٨٤.

خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةًمِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيِّتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.